

نذر فاطمہ ہزار شی اسندہا

مَدُونہ

محمد نظام الدین حسن بن لوی محمد حسن مرحوم

بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ایڈوکیٹ اودھ مستقر کھنؤ

مستوطن

وہی ضلع اونا و ممالک متحدہ برطانیہ ہند

جملہ حقوق محفوظ

اہتمام کیسری داس بیٹھ پرنٹنگ

مطبع مشرقی پرنٹنگ پریس چھپا

# تذکرہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صم

## گوشوارہ مضامین

۱	مسلسل فہرست
۲	باب اوّل - مبادی
۳	باب دوم - خاندانی حالات
۴	باب سوم - ذاتی حالات
۵	باب چہارم - اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا
۶	باب پنجم - نتائج مستخرجہ
۷	فہرست تاریخیوار واقعات تذکرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
۸	فہرست ردیف وار

# فہرست سلسلہ تذکرہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلع

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۳	ولادت محمد رسول اللہ صلع	۹	باب اوّل - مبادی	۷
"	شادی محمد رسول اللہ صلع	۱۰	فصل اوّل - تحولات	۷
"	نبوت محمد رسول اللہ صلع	۱۱	کتب ماخوذ منها	۷
"	وفات محمد رسول اللہ صلع	۱۲	فصل دوم - توضیح اصطلاحات	۱۰
"	فصل دوم حالات حضرت خدیجہ الکبریٰ	"	لقب	۲
"	ولادت خدیجہ الکبریٰ	۱۳	زمانہ جاہلیت	۳
۱۳	نسب حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی	۱۴	تین زمان	۴
"	نکاح اول و ثانی حضرت خدیجہ الکبریٰ	۱۵	تطبیق شہر شمس و قمری	۵
"	انتظام و طریقہ تجارت حضرت خدیجہ الکبریٰ	۱۶	حجۃ الوداع	۶
"	سبب ملازمت محمد صلع	۱۷	فصل سوم شجرہ نسب اولاد فاطمہ	"
۱۴	ملازمت محمد مصطفیٰ بغرض تجارت	۱۸	بنت محمد رسول اللہ صلع	"
"	اموال خدیجہ الکبریٰ رضی	"	شجرہ نسب اولاد فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلع	۷
"	سفر شام	۱۹	باب دوم حالات خاندانی حضرت فاطمہ	۱۲
"	خرید و فروخت اموال و واپسی کہ	۲۰	فصل اول - حالات محمد رسول اللہ صلع	۱۳
۱۵	تحویل اموال	۲۱	والد فاطمہ رضی اللہ عنہا	۸

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۲۰	فصل چہارم: اخوات حقیقی حضرت فاطمہؑ	۱۵	پیغام شادی منجانب حضرت خدیجہ الکبریٰؑ	۲۲
"	۳۹ اخوات حقیقی حضرت فاطمہؑ	"	مشورۃ ابوطالب	۲۳
"	۴۰ برادران حقیقی حضرت فاطمہؑ	"	پیغام ابوطالب منجانب محمد مصطفیٰ صلعم	۲۴
۲۱	۴۱ حضرت فاطمہؑ کی حقیقی بہنیں	"	تیاری شادی	۲۵
"	۴۲ ولادت و احوال حضرت زینبؑ	۱۶	خطبہ نکاح	۲۶
"	۴۳ شوہر حضرت زینبؑ	"	مہر خدیجہ الکبریٰؑ	۲۷
"	۴۴ ایمان ابوالعاص	"	تاریخ نکاح و عمر متعاقبین	۲۸
۲۲	۴۵ نکاح امامہ بنت ابوالعاص	"	خصائل خدیجہ الکبریٰؑ قبل نکاح	۲۹
"	۴۶ وفات حضرت زینب رضی اللہ عنہا	"	۳۰ اخلاق خدیجہ الکبریٰؑ بعد نکاح	
"	۴۷ ولادت و احوال حضرت رقیہؑ	۱۷	۳۱ وفات حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	
"	۴۸ وفات عقبہ بن ابی لہب	"	فصل سوم: باب فی علانیۃ والدہ حضرت فاطمہؑ	
۲۳	۴۹ نکاح ثانی حضرت رقیہؑ	"	۳۲ حضرت فاطمہؑ کی سوتیلی مائیں یعنی ربائب	
"	۵۰ اولاد حضرت رقیہؑ	۱۸	۳۳ ولادت و احوال حضرت سودہ بنت زمعہؑ	
"	۵۱ وفات حضرت رقیہؑ	"	۳۴ وفات حضرت سودہ بنت زمعہؑ	
"	۵۲ ولادت و حالات حضرت اُمّ کلثومؑ	"	۳۵ ولادت و احوال حضرت عائشہ صدیقہؑ	
"	۵۳ وفات حضرت اُمّ کلثومؑ	۱۹	۳۶ وفات حضرت عائشہ صدیقہؑ	
۲۴	فصل پنجم: برادر علّاتی حضرت فاطمہؑ	۲۰	۳۷ ولادت و احوال حضرت حفصہؑ	
"	۵۴ ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلعم	"	۳۸ وفات حضرت حفصہؑ	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۵۵	صلوٰۃ کسوف و خسوف	۲۲	جعفر طیار	۷۰
۵۶	فصل ششم اخوات اخیانی حضرت فاطمہؑ	۷۱	حضرت جعفر طیار کا امیر لشکر مقرر ہونا	۷۱
۵۷	ہندہ	۷۲	اولاد حضرت جعفر طیار	۷۲
۵۸	ہالہ بن ابی ہالہ	۷۳	فاطمہ بنت اسد	۷۳
۵۹	ہند ابن ابی ہالہ	۷۴	وفات فاطمہ بنت اسد	۷۴
۶۰	فصل ہفتم حالات نانی و نانا حضرت فاطمہؑ	۷۵	باب سوم ذاتی حالات	۷۵
۶۱	خولید ابن اسد	۷۶	ولادت حضرت فاطمہ رضی	۷۶
۶۲	فاطمہ بنت زکریا	۷۷	وجہ تسمیہ حضرت فاطمہ رضی	۷۷
۶۳	فصل ہشتم اقربائے سببی حضرت فاطمہ رضی	۷۸	کنیت فاطمہ رضی و لقب	۷۸
۶۴	زوج فاطمہ رضی اللہ عنہا	۷۹	ہجرت حضرت فاطمہ رضی از مکہ	۷۹
۶۵	نام حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۸۰	شادی حضرت فاطمہ رضی	۸۰
۶۶	کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۸۱	حالات عقد حضرت فاطمہ رضی	۸۱
۶۷	پرورش حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۸۲	جہیز حضرت فاطمہ رضی	۸۲
۶۸	وفات حضرت علی رضی	۸۳	ضیافت ولیمہ	۸۳
۶۹	ابوطالب خسر حضرت فاطمہ رضی	۸۴	یتیم داری غزوہ اُحد	۸۴
۷۰	وفات ابوطالب	۸۵	عسرت حضرت فاطمہ رضی	۸۵
۷۱	طالب	۸۶	بستر حضرت فاطمہ رضی	۸۶
۷۲	عقیل	۸۷	محبت محمد رسول اللہ صلی	۸۷

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۳۵	ولادت حضرت امام حسن رضی	۳۱	فضیلت حضرت فاطمہ رضی	۸۷
۳۶	شہادت حضرت امام حسن رضی	۳۲	حضرت فاطمہ رضی کا اہل بیت میں سے ہونا	۸۸
"	ولادت حضرت امام حسین رضی	"	سرکاری اثاثہ جنت	۸۹
"	شہادت حضرت امام حسین رضی	۳۳	ابوہل کی شرارت اور جناب بی بی کی نمایاں خدمت	۹۰
"	حضرت زینب بنت فاطمہ رضی	"	بوقت وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت	۹۱
۳۷	ام کلثوم بنت فاطمہ رضی	"	فاطمہؑ کو انا لدو انا الیہ راجعون کہنے	
"	رقیہ بنت فاطمہ رضی	"	کی تلقین کرنا۔	
"	محسن	"	ایذک فاطمہؑ ایذک رسولؐ ہے	۹۲
"	نتائج مستخرجہ	"	خصائل حضرت فاطمہ رضی	۹۳
"	تعلیم و تربیت	"	اعزاز حضرت فاطمہ رضی	۹۴
"	خانہ داری	۳۴	حضرت فاطمہؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیمتی نصیحت	۹۵
"	پرورش اثاثہ	"	مرویات حضرت فاطمہ رضی	۹۶
۳۸	مراعات اولاد	"	مطالبہ میراث	۹۷
"	مصاحبت ازواج	"	عیادت فاطمہ رضی	۹۸
"	تجہیز و تکفین میت	"	انتظام صدقات	۹۹
۳۹	صبر و شکر	۳۵	وفات حضرت فاطمہ رضی	۱۰۰
"	قبول اسلام باعث فسخ نکاح نہیں ہے	"	باب چہارم! اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا	
"	یتیم داری	"	اولاد حضرت فاطمہ رضی	۱۰۱

# باب اول۔ مبادی

## فصل اول۔ محولات

۱۔ فہرست کتب ماخوذہ عنہا | کتب مندرجہ فرد علی معائنہ کر کے واقعات معتبرہ درج کیے گئے ہیں بعد ترکیب شہادت جن واقعات کا ثبوت کافی نہیں ملا۔ اُن کو حذف کر دیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات جسے واقعات تذکرہ اخذ کیے گئے ہیں
۱	إصابہ فی تمیز الصحابہ مطبوعہ مطبع شرقیہ مصر جلد ۵	۱۵۷ - ۱۶۰
۲	رسالہ آغاز اسلام مطبوعہ مجتبائی پریس دہلی	۲۵ - ۲۶
۳	روضۃ الصفا جلد ۲ مطبوعہ بمبئی	۶۴
۴	ترذی مطبوعہ مطبع مرتضوی دہلی جلد ۲	۵۳۰ - ۵۳۱
۵	مشکوٰۃ مترجم مطبوعہ مطبع انتظامی کانپور جلد ۳	۱۵۴
۶	سوانح عمری محمد صلعم مطبوعہ سارہ ہند آگرہ	۱۳۰ - ۱۹۳ - ۴۰۱ - ۱۰۶۱
۷	تاریخ اسلام مطبوعہ گلاب سنگھ پریس لکھنؤ	۹۱ -
۸	تاریخ طبری - جلد ۲ الف	۱۴۳۳ - ۱۴۳۱
۹	" جلد ۵ الف	۱۴۴۲ - ۱۴۶۶
۱۰	" جلد ۶ الف	۲۵۲۹ - ۲۴۳۳
۱۱	" جلد ۷ الف	۳۴۷۰ - ۳۴۶۱
۱۲	" جلد ۸ ب	۶۵۹



نمبر شمار	نام کتاب	صفحات جسے اقتحات اخذ کیے گئے
۳۱	معارف ابن فیتہ	۴۰ - ۴۷
۳۲	استیعاب قلمی	۴۱۷ - ۴۱۵
۳۳	مناقب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رض	۱۹۳-۱۷۳-۱۷۲-۱۷۱
۳۴	عمدة الطالب فی انساب ابی طالب از مولوی عبدالحی صاحب	۱۲-۱۵-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱
۳۵	سیرۃ ابن ہشام کتب خانہ ندوہ	۶۳-۶۲-۸۳
۳۶	احداث الامہ	۵۳-۵۲-۵۶۴۹
۳۷	مطالب السؤل فی مناقب اہل بیت الرسول کتب خانہ شمس العلماء ناصر حسین	۳۱-۲۹
۳۸	جذب القلوب اے دیار المحبوب	۱۱۳-۱۱۶-۱۱۵-۱۱۴-۱۱۳-۱۳۵-۱۳۳
۳۹	حسن الاسوہ	۲۰۲-۲۸۹-۲۰۰
۴۰	تاریخ صغیر امام بخاری	۵۳-۱۰-۵-۳
۴۱	الزہراء بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ ۱۳۳۵ھ ملا محمد الواحدی	
۴۲	خاتون جنت مدونہ ملک محمد الدین کتاب ۱۳۹۷ء کتب خانہ مولف الماری ۳۱	
۴۳	لغت مذاکرات ب۔ ی۔ ل۔ کین صاحب ۱۸۶۷ء کتب خانہ مولف	
۴۴	سیرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب خانہ مولف الماری ۱/۲ ۲۷	
۴۵	تذکرہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولوی سید کلامت حسین صاحب مرحوم	
	سابق بیج ہانی کورٹ لاہ آباد	
۴۶	اسلام اور اسکے بانی مصنفہ جے ڈبلیو سٹوبارٹ حسینی۔ لے پرنسپل انٹرنیٹ کالج لکھنؤ	
۴۷	خاتم المرسلین مدونہ مولوی محمد عبدالحلیم شرر ساکن کٹرہ بزن بیگ لکھنؤ	

# باب اول مبادی

## فصل دوم توضیح اصطلاحات

۲۔ لقب | سیدۃ نساء اہل البیت۔ لقب ہے

فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلعم کا۔ دیکھو دفعہ ۷۷

۳۔ زمانہ جاہلیت | باصطلاح مسلمان یوم سہ شنبہ

۲۹۔ رمضان المبارک ۳ قبل ہجرت

مطابق ۲۵۔ اگست ۶۰۰ قبل ۳۹۰ قمری کا

زمانہ مقصود ہے جب کہ محمد رسول اللہ صلعم

نبی ہوئے۔ اُس سے قبل زمانہ جاہلیت

کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت نزول کلام اللہ

سے ختم ہو گیا۔

۴۔ یقین زمان | اس تذکرہ میں یقین زمان بحسب

شمسی و قمری کیا گیا ہے اسلام نے نسی کو

منع فرمایا ہے النبی زیادۃ فی الکفر۔ دیکھو

قرآن مجید آیت ۳ سورہ توبہ ۷۱ اِنَّمَا

النَّبِیُّ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ بِضَلِّ

بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا یُحِلُّونَهُ عَامًا

و یُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّیُؤَاطُوا عِدَّةَ

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْجِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

زُیِّنَ لَهُمْ سُوْءُ اَعْمَالِهِمْ

وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ

سوا اُسکے نہیں کہ نسی زیادتی ہے۔ بیچ کفر کے

گمراہ کیے جاتے ہیں ساتھ اُسکے وہ لوگ

جو کافر ہوئے حلال کرتے ہیں وہ اُسکو ایک

برس اور حرام کرتے ہیں وہ اُسکو ایک برس

تا کہ مطابق کریں وہ شمار کو اُسکے جو حرام کیا

ہے اللہ نے پس حلال کرتے ہیں وہ اُسکو جو

حرام کیا ہے اللہ نے۔ اچھے دکھائے گئے

ہیں واسطے اُنکے اعمال اُنکے اور اللہ نہیں ہدایت

کرتا ہے۔ قوم کو کافرون کی۔

۵۔ تطبیق شہر شمسی و قمری | عرب میں بغرض تطبیق

شہر شمسی و قمری لوند کرتے تھے جیسا کہ ہند

میں اب تک ہوتا ہے۔ عرب میں بعض شہور

میں جنگ حرام تھی۔ اُنکو شہور محرمہ کہتے تھے

لیکن بغرض شہور حرام ماہ لوند میں عرب تغیر

تبدل کر دیتے تھے۔ اس سبب سے واقعی

ماہ کا پتہ ملنا دشوار ہوتا تھا۔





## باب دوم حالات خاندانی حضرت فاطمہ

### فصل اول حالات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۸- والد فاطمہ رحمہ اللہ حضرت فاطمہ زہرا کے والد ماجد

سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کے حالات آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ چونکہ اس جگہ ہر کو صرف حضرت فاطمہ ہی کے حالات کا لکھنا منظور ہے اس لیے امور ذیل ہی کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔

۹- ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت

باسعادت کی تاریخ ۸- ربیع الاول ۳۵ھ قبل ہجرت یوم دوشنبہ مطابق ۲۰- اپریل ۵۷۰ء مطابق ۲ ثور ولادت محمد = ۹ بیابانہ سدی ۶۲ بدی ۳۵۳ مرہٹی کے ۳۵۳ سنی کھارہ ہے

اُس زمانہ میں عام الفیل مروج تھا چپاس روز بعد آغاز عام الفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے عام الفیل کا آغاز ۱ محرم یکشنبہ = یکم مارچ ۵۷۰ء کو ہوا تھا جب کہ ابراہیم صوفیہ ارمین نے منجانب سلطان حبش خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ اور

اُسکا لشکر تباہ ہوا۔ اور اُسکو شکست ہوئی۔

۱۰- شادی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اول شادی بعمروہ ۲ سال حسب اتتمزاج حضرت

خدیجہ الکبریٰ اور دوسری شادی بعمروہ ۵ سال

بضرورت خانہ داری و اشاعت اسلام کی۔

۱۱- نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | تقریباً چالیسویں سال

۲۹ رمضان ۳۰ھ قبل ہجرت شنبہ مطابق ۲۵

اگست ۵۷۰ء = ۳۹ محرم محمدی منجانب

خداوند تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی گئی۔

۱۲- وفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۲- ربیع الاول ۳۵ھ دوشنبہ مطابق ۸ جون

۳۵ھ = ۶۰ جوزا ۱۱ھ محمدی کو انتقال

فرمایا۔ آپ کی عمر بحساب شمسی ۶۱ سال ایک ماہ

۱۹ دن کی تھی۔

### فصل دوم حالات خاندانی حضرت خدیجہ الکبریٰ

۱۳- ولادت خدیجہ الکبریٰ | آپ کی ولادت

۸- ربیع الاول ۳۵ھ قبل ہجرت مطابق

۵۷۰ء کسروی = ۱۵- اپریل ۵۷۰ء

مطابق ۲ محرم قبل محمد کو ہوئی۔



۱۴۔ نسب حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ الکبریٰ قریش کے معزز قبیلے سے تھیں۔ اُمّ المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا باپ کی طرف سے سلسلہ نسب چوتھی پشت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب سے جا ملتا ہے یعنی خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیز بن قسحی۔ یہاں اگر سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب سے مل جاتا ہے اور مان کی طرف سے دسویں پشت میں شجرہ نسب عامر بن لوی سے جا ملتا ہے۔ یعنی خدیجہ بنت فاطمہ بنت زائدہ بن الہم بن رواحہ بن جحر بن یثی بن عامر بن لوی۔ اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ آپ خبیث الطرفین تھیں کینیت آپ کی اُمّ ہند تھی اور لقب طاہرہ تھا۔

۱۵۔ نکاح اول زنانی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پہلا نکاح عتق ابن عابد مخزومی سے ہوا تھا۔ شوہر کے انتقال کے بعد دوسرا نکاح ابوہالہ ابن النبیاس تمیمی سے ہوا۔ مگر اس شوہر کے بعد کچھ حصہ آپ کی عمر کا حالت بیوگی میں گزرا۔ آپ کے والد ماجد نے تجارت و ثروت کی وجہ سے بہت کچھ

شہرت و عزت حاصل کی تھی مگر بوجہ پیری کے کاروبار سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لیا تھا۔ ۱۶۔ انتظام و طریقہ تجارت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عزت گزینی کی وجہ سے تجارت کا تمام نظم و نسق حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ آ گیا تھا۔ آپ نہایت ہوشیاری سے تجارت کا کاروبار چلاتی رہیں آپ مال تجارت و نمون پر لد واکرا اپنے غلاموں اور نوکروں کے ہمراہ ملک شام اور یمن میں جو تجارت کے بازار تھے بھیجتی تھیں یہ لوگ وہاں جا کر مال فروخت کرتے تھے اور خوب نفع حاصل کر کے لاتے تھے اسکے حضرت مدد و مدد تاجروں کے ساتھ مضاربت بھی کرتی تھیں۔

۱۷۔ سبب ملازمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت و امانت اور آپ کے اخلاق حسنہ کا گھر گھر چرچا تھا۔ ابوطالب جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور کفیل تھے۔ ان دنوں قحط سالی کی وجہ سے بہت ہی تنگ دست ہو گئے تھے۔ انکو جو کچھ ادھر ادھر سے ملتا تھا وہ سب کھاپی ڈالتا

تھے جب ایسی فہمت ناداری کی پہنچی تو مجھوڑا  
محمد مصطفیٰ صلم سے کہا کہ عنقریب ایک قافلہ مال  
تجارت لیکر شام جانے والا ہے جس میں حضرت  
خدیجہ الکبریٰؓ کی طرف سے بھی لوگ مال لیکر  
جاوینگے۔ تو اُس وقت یہ بہتر ہوگا۔ کہ تم بھی  
حضرت خدیجہ کے پاس جاؤ۔ اور اُن سے اپنی  
ملازمت یا مضاربت کی درخواست کرو امید ہے  
کہ وہ تمہاری دیانت و امانت کا شہرہ منکر تمہیں  
ضرور اس کام کے لئے مقرر کر لینگے۔ اور ممکن ہے  
کہ تمہاری دیانت اور امانت سے خوش ہو کر  
تمہیں بمقابلہ اور دن کے کچھ زیادہ دین اگرچہ  
ابو طالب کو محمد مصطفیٰ صلم کی مفارقت کا اور غم  
تھی۔ مگر ضرورت مجبور کر رہی تھی۔

۱۸۔ ملازمت محمد مصطفیٰ صلم | حضرت محمد صلم چاہے  
تجارت اموال خدیجہ الکبریٰؓ | ہدایت پا کر سیدھے حضرت  
خدیجہ الکبریٰؓ کے پاس گئے۔ اور اپنا مطلب  
ظاہر کیا۔ آپ کو تجارت کا کافی تجربہ ہو گیا تھا۔  
اس سے پہلے کئی مرتبہ آپ اپنے دادا کے  
ہمراہ اور ایک دفعہ سائب بن ابی سائب کے

شریک ہو کر تشریف لے گئے تھے۔ حکیم  
بن خرام نے عکاشہ کے بازار میں جوین کے  
راستہ پر تھا۔ آپ سے تہامہ کا کپڑا خرید کیا تھا  
حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کو حکیم ہی کے ذریعے سے  
معلوم ہوا تھا۔ کہ آپ نے عکاشہ کی تجارت  
میں پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ اور  
بہت کچھ نفع پیدا کیا۔ اسی لیے آپ کو اس کام  
کے لئے بطیب خاطر منظور کیا اور بہت کچھ  
مال اسباب دیکر اور اپنے غلام میسرہ کو ساتھ  
کر کے آپ کو ملک شام کی طرف روانہ کیا۔  
۱۹۔ سفر شام | الغرض محمد مصطفیٰ صلم حضرت خدیجہ  
سے رخصت ہو کر قافلہ کے ہمراہ ملک شام کو  
روانہ ہوئے۔

۲۰۔ خرید و فروخت اموال دوہی کہ | اہل قافلہ شہر  
غزوہ میں داخل ہوئے۔ اور خرید و فروخت  
شروع کر دی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلم نے بھی  
بازار پہنچ کر تمام مال و اسباب تجارتی ایک  
معتد بہ فائدے پر فروخت فرمایا۔ اور وہاں کی  
اچھی اچھی اور کار آمد چیزیں خرید فرمائیں۔ دمشق

ہوتے ہوئے حلب تک تشریف لے گئے اور قافلہ کے ہمراہ مکہ معظمہ واپس آئے۔

۲۱- تحویل اموال | جب قافلہ مکہ معظمہ واپس آیا۔

تمام نقد و جنس حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے رقم کے سپرد فرمایا حساب سے معلوم ہوا کہ اس سال بمقابلہ بنین گذشتہ کے تقریباً دو چاند نفع ہوا۔

حضرت خدیجہ بہت خوش ہوئیں اور میرہ

نے بھی آپ کے کرامت اشتمال حالات ظاہر

کئے جنہیں سنکر حضرت خدیجہ اور بھی بارغ باغ

ہو گئیں اور مقررہ اجرت سے دو چاند آپ کے

حوالے کی۔

۲۲- پیغام شادی بجانب حضرت خدیجۃ الکبریٰ اسفر کے

حالات کرامت اشتمال اور آپ کی دیانت و امانت

کے ذکر کو سنکر کمال درجے کی عقیدت حضرت

خدیجۃ الکبریٰ نے رقم کے دل میں پیدا ہو گئی۔ اور

وہ اس بات پر مستعد ہو گئیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ

صلعم سے نکاح کر لیں۔ چنانچہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ

نے پیغام دیا کہ میرے پاس بہت سے پیغام

شادی کے آئے ہیں میں نے کسی کو منظور

نہیں کیا۔ کیونکہ میرا خیال اب شادی کرنے کا

نہ تھا لیکن آپ کے اخلاق برگزیدہ و اعمال پسندیدہ

آپ کی دیانت اور امانت اور خصوصاً آپ کی بزرگی

نے مجھے اس امر پر مجبور کر دیا کہ میں اپنے آپ کو

آپ کے سپرد کر دوں۔ محمد مصطفیٰ صلعم نے حضرت

خدیجہ کے اس پیغام کو اپنے چچا ابوطالب سے

بیان کیا۔

۲۳- مشورہ ابوطالب | چونکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ

حسب و نسب میں اشرف صورت و شکل میں

احسن خصال و شمائل میں ممتاز اور بہت مقبول

تھیں۔ لہذا ابوطالب نے مشورہ دیا کہ آپ

ضرور اسے نکاح کر لیں۔

۲۴- پیغام ابوطالب بجانب محمد مصطفیٰ صلعم | چنانچہ ابوطالب

نے پیغام نکاح دیا اور حضرت خدیجہ نے منظور

فرمایا۔

۲۵- تیاری شادی | حضرت محمد مصطفیٰ صلعم اپنے

اعمام ابوطالب و حمزہ و دیگر اہل قریش کو ہمراہ لیکر

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مکان پر تشریف

لے گئے۔ جہان ابن نطان و عمر ابن اسد اور

ورقہ بن نوفل - اور چند علمائے نصاریٰ بھی موجود تھے حضرت خدیجہ کے باپ خویلد کا اس سے قبل ہی انتقال ہو چکا تھا۔ البتہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے چچا عمر بن اسد موجود تھے۔

۴۶ خطبہ نکاح | ابوطالب نے اول خطبہ پڑھا۔

انکے بعد خدیجہ الکبریٰؓ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے مختصر سا خطبہ پڑھا۔ ورقہ کے چچا ہوجانے کے بعد ابوطالب نے عمر ابن اسد سے کہا کہ اے اہل قریش گواہ رہو کہ میں نے خویلد کی لڑکی خدیجہ الکبریٰؓ کا عقد محمد بن عبد اللہ سے کر دیا۔ جانین سے ایجاب قبول ہوا۔

۴۷ - ہر خدیجہ الکبریٰؓ نے بیس اونٹ مہر مقرر

ہوئے جسکو آپ کے چچا حمزہ نے ادا کر دیا حضرت خدیجہ کا یہ تیسرا نکاح محمد صلعم سے قبل نبی ہونے کے تھا۔ اور قرآن شریف میں حکم ہے کہ بیوہ کا نکاح کرو۔

۴۸ - تاریخ نکاح و عمر متعاقبین | یہ نکاح مدینہ الاول

۵۹ قبل ہجرت مطابق ۲۹ جولائی ۵۹ھ کو

ہوا۔ اسوقت خدیجہ الکبریٰؓ کی عمر چالیس سال اور محمد صلعم کی عمر ۴ سال تھی محمد مصطفیٰ صلعم نے نزول وحی سے ۵ سال قبل یہ اول شادی کی تھی۔ حیات خدیجہ الکبریٰؓ میں محمد مصطفیٰ صلعم نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔

۴۹ خصائل خدیجہ الکبریٰؓ قبل نکاح | محمد مصطفیٰ صلعم

کی ولادت سے حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی ولادت ۵ سال قبل کی ہے۔ اگرچہ اس زمانہ کی شرمناک رسم و رواج اور بد اخلاقیان بے انتہا بڑھی ہوئی تھیں لیکن حضرت خدیجہ الکبریٰؓ بچپن ہی سے فطرتی طور پر اسدرجہ صاحب اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ اور عفت مآب بی بی تھیں۔ کہ اس تاریکی کے زمانے میں بھی طاہرہ کے بیش بہا لقب سے یاد کی جاتی تھیں۔ یہ بی بی دانائی اور انتظام خانہ داری اور متول کی وجہ سے تمام قبائل عرب میں ممتاز سمجھی جاتی تھیں۔ اس پر انکے ایثار نفس متحل اور سخاوت نے اور بھی چار چاند لگا دیے تھے۔

۳۰ - اخلاق خدیجہ الکبریٰؓ بعد نکاح | حضرت خدیجہ الکبریٰؓ

ہر طرح پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی  
 اور اطاعت میں مصروف رہیں جس زمانہ  
 میں کفار مکہ محمد صلعم کی ایذا رسانی پر تلے ہوئے  
 تھے۔ اور آپ کی رسالت کی نہایت زور شور  
 سے تکذیب کر رہے تھے۔ اُس وقت خدیجہ الکبریٰ  
 ہی وہ نیک نہاد بیوی تھیں جو محمد رسول اللہ صلعم کا  
 غم غلا کرتی تھیں یہ حضرت خدیجہ الکبریٰ ہی کی  
 ذات ستودہ صفات تھی جس نے سب سے  
 پہلے پیغمبر صاحب کی نبوت کی تصدیق کی۔ اور  
 آپ پر ایمان لائیں۔ یہ وہ باتیں تھیں جنکی یاد نے  
 حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو بہت غمگین کیا تھا جب انکا ذکر آجاتا  
 تھا۔ تو پیغمبر صاحب متاثر اور آبدیدہ ہو جاتے  
 تھے آپ کی شان میں پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے  
 کہ حضرت خدیجہ جنت کی بہترین عورتوں میں ہیں  
 ۳۱۔ وفات حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ الکبریٰ  
 نے نبوت کے دسویں سال یکم رمضان ۶۲  
 قبل ہجرت مطابق ۱۲۔ اپریل ۶۲ کو عمر ۶۲  
 سال شمسی و ۶۶ سال قمری رحلت آخرت فرمائی

آپکا مدفن حجون واقع مکہ معظمہ میں ہے حضرت  
 خدیجہ الکبریٰ کے جنازے کی ناز پیغمبر صاحب نے  
 خود ادا فرمائی اور خود ہی جسد مبارک کو اپنے  
 ہاتھوں قبر کے اندر رکھا۔ اور آپ کے حق میں دعا  
 فرمائی۔  
**فصل سوم** رابعی علانی والدات حضرت فاطمہ

۳۲۔ حضرت فاطمہ کی سوتیلی ماں یعنی رابعہ حضرت سودہ  
 بنت زمعہ حضرت عائشہ حضرت حفصہ حضرت  
 زینب ام المساکین حضرت ام سلمہ حضرت زینب  
 بنت جحش حضرت ام حبیبہ حضرت جویریہ حضرت  
 صفیہ حضرت میمونہ۔ ماریہ قبطیہ۔ ریحانہ بنت  
 سمعون حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی  
 ماں ہیں۔ ماریہ قبطیہ مقوقس فرمان رواے  
 مصر و اسکندریہ کی طرف سے بطور تحفہ پیش  
 ہوئی تھیں۔ انھیں کے بطن سے حضرت ابراہیم  
 بن محمد رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تھے۔ ریحانہ  
 بنت سمعون بن زید بن قثم یہ یہود کے ایک  
 مشہور قبیلے بنی قریظہ کے معزز سردار کی بیٹی تھیں  
 ہم صرف اس خیال سے کہ یہ مختصر سا تذکرہ طویل



نہ ہو جائے صرف حضرت سودہ بنت زمعہ۔  
حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کا ذکر خیر تحریر کرتے  
ہیں۔ کیونکہ یہ نکاح قبل نکاح حضرت فاطمہ  
رضی اللہ عنہا کے ہے۔

۳۳۔ ولادت و احوال حضرت سودہ بنت زمعہ | حضرت

خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ماں جب تک  
زندہ رہیں اس وقت تک جناب رسول خدا صلعم  
نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ جب حضرت خدیجہ الکبریٰ  
کا انتقال ہو گیا۔ تو جناب پیغمبر خدا صلعم نے حضرت  
سودہ بنت زمعہ بن قیسؓ سے نکاح کیا۔ آپ کی  
ولادت تقریباً ۱۵۔ رمضان ۱۱۔ قبل ہجرت  
ہوئی۔ آپ کی پہلی شادی سکران ابن عمر سے  
ہوئی تھی! اور ان کے صلب سے ایک لڑکا بھی تھا  
جس کا نام عبدالرحمن تھا۔ ہجرت اولیٰ میں دونوں  
میان بنی بنی حبشہ چلے گئے۔ سکران کا وہاں  
انتقال ہو گیا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا معظّمہ واپس  
تشریف لے آئیں۔ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے  
انتقال کے تقریباً ۵ ایوم بعد ۱۵ رمضان ۱۱۔  
قبل ہجرت مطابق ۲۔ اپریل ۱۱۔ کو آپ کا

عقد ۲ برس کی عمر میں جناب پیغمبر خدا صلعم سے  
ہوا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے جب رسول خدا صلعم نے  
عقد فرمایا۔ تو آپ کی عمر ۵ سال کی تھی۔ اس  
وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر کم تھی! اور مورخانہ اری  
اور اشاعت اسلام کے لئے اس عقد کی نہایت  
ضرورت تھی۔

۳۴۔ وفات حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا | حضرت سودہ

رضی اللہ عنہا کی وفات ۵ اشوال ۱۱۔ مطابق  
۲۴ ستمبر ۱۱۔ بروز جمعہ ہوئی۔ جب کہ حضرت  
عمر کا زمانہ آخری خلافت کا تھا۔ اور آپؓ نے یہی  
میں دفن ہوئیں خلیفہ وقت اکثر اوقات احادیث  
اور واقعات کی تفصیل دریافت کرنے آپ کے  
پاس جایا کرتے تھے۔ اسی لیے کہ آپ کی کن سالی  
ذکاوت خداداد اور فکر مستقل نے آپ کو بہت سی  
احادیث کا حافظ بنا دیا تھا۔ وقت وفات آپ کی  
عمر تقریباً ۸۴ سال ایک ماہ تھی۔ اور بحساب  
شمسی ۱۱ سال ۷ ماہ دو یوم تھی۔

۳۵۔ ولادت و احوال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا | حضرت

فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دوسری سوتیلی والدہ حضرت

عمر تقریباً ۱۹ سال کی تھی۔ اس عرصہ میں انھوں نے پیغمبر صاحب سے کافی تلقین حاصل کر لی تھی۔ اور امور شرعیہ میں کامل دستگاہ ہم پہنچائی تھی۔ اسی وجہ سے وہ چھیالیس سال تک مسلمانوں کو حسب تعلیم و تربیت نبی آخر الزمان ہدایات ضروری کرتی رہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اُہمات المؤمنین کو از دواج ثانی کی ممانعت تھی۔ تاکہ انکی وجہ اشاعت اسلام اور ہدایات مسلمین پر بہم جوہ مائل رہے۔ اور دیگر تعلقات خانگی انکے اولے فرض منصبی میں مانع نہ ہوں حضرت عائشہ بہت بڑی دقیق النظر اور فقیہہ تھیں۔ اور مسائل شرعیہ میں مجتہدانہ رائے دیتی تھیں۔ اُہمات مسائل میں بکثرت انے حدیثیں مروی ہیں۔

۳۶۔ وفات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ۱۔ رمضان شمسہ بعد ہجرت چہار شنبہ مطابق ۱۳۔ جون شمسہ کو بعمر ۶۵ سال قمری و ۶۵ سال شمسی وفات پائی انکی نماز جنازہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی! و جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ زبیر بن عوام کے دونوں

عائشہ بنت ابی بکر و ام رومان بنت عامر بن مریم بن ہنتر عائشہ کی ولادت تقریباً یکم شوال سنہ قبل ہجرت مطابق ۱۶ جولائی ۳۱ھ کو ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محمد رسول اللہ صلعم سے تقریباً ۶ شوال سنہ قبل ہجرت مطابق ۱۶ مئی ۳۱ھ شنبہ کو ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بوقت نکاح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر تقریباً ۶ سال تھی۔ محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت ابو بکر صدیق کو مکہ معظمہ میں کفار کے ہاتھوں سے بڑی بڑی ناقابل برداشت تکلیفیں پہنچ رہی تھیں۔ اور انکا محکم ارادہ ہجرت کا ہو چکا تھا۔ تاکہ انکی کو کفار مکہ میں چھوڑ جائے کسی طرح قرین مصلحت نہ تھا۔ اسلیئے حضرت ابو بکرؓ نے صغیر سنی ہی میں انکا عقد محمد رسول اللہ صلعم سے کر دیا۔ تاکہ بعد ہجرت انکو مکہ معظمہ سے طلب کرنے میں کفار مکہ کسی طرح مزاحم نہ ہوں۔ وفات محمد رسول اللہ صلعم ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱ھ بعد ہجرت دو شنبہ مطابق ۸ جون ۳۳ھ کو ہوئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اُس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی

پسران اور عروہ اور حضرت ابوبکر کے پوتے قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عبد الرحمن نے انکو قبر میں دفن کیا۔

۳۷۔ ولادت و احوال حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا | حضرت حفصہ

بنت عمر بن خطاب کی پیدائش ۸ ربیع الاول ۳۱ قبل ہجرت = ۵ سال قبل بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی آپ حضرت رسالت پناہی سے ۳۵ برس چھوٹی اور جنابہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہمسختین حضرت حفصہ کی پہلی شادی فہس ابن خذافہ سے ہوئی تھی فہس کا انتقال بعد واقعہ بدر ہو گیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی ماہ شعبان میں ہجرت کے دو سال ۶ ماہ بعد ہوئی۔ مدینہ منورہ میں پیغمبر

صاحب کی پہلی شادی حضرت حفصہ ہی سے ہوئی تھی۔ آپ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ لحاظ حقوق ہجرت مشکلات بیوگی۔ اور

بہ نظر انکے والد کی خدمات کے اُنکے نکاح کیا تھا

۳۸۔ وفات حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا | حضرت حفصہ کی وفات ماہ شعبان ۳۷ء میں ہوئی اسوقت آپ کی عمر

۶۳ سال کی تھی۔

فصل چہارم اخوات حقیقی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

۳۹۔ اخوات حقیقی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا | حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

کی اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ لحاظ عمر کے حسب ذیل تھی۔

۱۔ قاسم۔ مولودہ ۳۵ھ قبل ہجرت = ۲۶ مہدی مطابق ۲۰۔ مارچ ۶۵۷ء۔

۲۔ زینب۔ مولودہ ۳۳ھ قبل ہجرت

۳۔ رقیہ۔ مولودہ ۳۲ھ قبل ہجرت

۴۔ ام کلثوم۔ مولودہ ۳۱ھ قبل ہجرت

۵۔ فاطمہ سیدۃ النساء اہل البیت۔ مولودہ ۳ رمضان ۳۰ھ

قبل ہجرت۔

۶۔ عبداللطیف و طاہر۔ مولودہ ۳۰ھ قبل ہجرت

مطابق ۳۷ مہدی۔

۴۰۔ برادران حقیقی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا | حضرت قاسم۔

حضرت عبدالملقب بہ طیب و طاہر۔

حضرت قاسم تقریباً ۳۵ھ قبل ہجرت مطابق ۲۰

مارچ ۶۵۷ء = ۶ مہدی کہ معظمہ میں پیدا

ہوے۔ انکی ولادت قبل نبوت ہوئی تھی۔



سلسلہ قبل ہجرت میں انکی وفات ہوئی۔

عبداللہ لقب طیب و طاہر یکشنبہ ۱۱ھ

قبل ہجرت مطابق ۱۹ مارچ ۶۱۰ء مکہ معظمہ

میں پیدا ہوئے۔ اور ایام طفولیت ہی میں

انتقال کیا۔ انکی ولادت بعد نبوت محمد رسول اللہ

صلعم ہوئی تھی۔

۴۱- حضرت فاطمہؑ کی حقیقی بہنیں | زینب - رقیہ

ام کلثوم - حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی

بہنیں تھیں۔

۴۲- ولادت و احوال حضرت زینبؑ | حضرت زینب

بنت محمد مصطفیٰ صلعم اپنی بہنوں میں سب سے

بڑی تھیں۔ آپ کی ولادت سنہ ۳ عام الفیل

میں تقریباً ۸ ربیع الاول ۳۱ھ قبل ہجرت کو

ہوئی۔ جب رسول مقبول صلعم ہجرت کر کے

مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ تو حضرت زینب

مکہ معظمہ ہی میں تھیں۔ آپ مدینہ منورہ جانے کے

قصد سے کنانہ یا ابن کنانہ کے ہمراہ مکہ سے

چلیں۔ تو راستہ میں بیار بن الاسود ملا۔ اُس نے

اونٹ کو نیزہ مارا۔ اور جھٹکا دیا جسکی وجہ سے

حضرت زینب اونٹ پر سے نیچے کود پڑیں۔ آپ

حادثہ تھیں۔ اس وجہ سے حمل ساقط ہو گیا۔

۴۳- شوہر حضرت زینبؑ | حضرت زینب بنت محمد مصطفیٰ

صلعم کی شادی ابوالعاص ابن ربیع حضرت

زینب کے خالہ زاد بھائی یعنی حضرت خدیجہ الکبریٰ

کے حقیقی بھانجے کے ساتھ ہوئی۔ جنگ بدر میں

ابوالعاص گرفتار ہو گئے تھے۔ تو حضرت زینب

نے اپنا وہ قلاوہ جسکو حضرت خدیجہؑ نے

شادی میں دیا تھا۔ ابوالعاص کے فدیہ میں بھیجا

جب رسول اللہ صلعم نے اس قلاوہ کو دیکھا۔ تو

حضرت خدیجہ الکبریٰ کو یاد کر کے آبدیدہ ہو گئے

غرض رسول اللہ صلعم نے ابوالعاص کو رہا کر دیا

اور قلاوہ بھی واپس کر دیا۔ لیکن ابوالعاص سے

پیغمبر صاحب نے فرمایا۔ کہ اس شرط پر ہم تم کو

رہا کیے دیتے ہیں کہ زینب کو مدینہ منورہ بھیج دو

لہذا انھوں نے حضرت زینب کو مدینہ بھیج دیا۔

۴۴- ایمان ابوالعاص | سہ ماہ میں ابوالعاص ابن

ربیع ایمان لائے۔ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ

گئے۔ ابوالعاص سے حضرت زینب کے ایک

ماریہ قبطیہ متوطنہ حبش تھیں دیکھو دفعہ ۳۲ یہ  
مدینہ منورہ ہی میں کیم ذی الحجہ ۳۴ جمعہ مطابق ۴۳  
مارچ ۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ انکی عمر ایک برس  
گیارہ مہینے کی ہوئی۔ بتاریخ ۴۴ م شوال ۳۴  
مطابق ۴۴ م۔ نومبر ۳۳ء آپ نے وفات پائی  
اسی دن مدینہ منورہ میں کسوف یعنی سورج گرہن  
واقع ہوا۔ اس سے بعض مسلمانوں نے خیال کیا  
کہ سورج گرہن وجہ وفات ابن بنی آخر الزمان  
کے واقع ہوا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غلط  
خیال سے اپنی امت کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے  
انھوں نے وعظ فرمایا۔ کہ کسی مخلوق کی وفات  
کی وجہ سے گرہن نہیں ہو سکتے ہیں۔

۵۵۔ صلوٰۃ کسوف و خسوف | صلوٰۃ کسوف و خسوف  
اسیے ادا کی جاتی ہے کہ وہ آیات ربانی یعنی  
پروردگار کی نشانی ہیں۔ جیسے طلوع و غروب  
وزوال شمس ہیں۔ ان سے اداے صلوٰۃ کا زمانہ  
معین کرنا مقصود ہے۔ تاکہ اوقات معینہ پر  
ذکر اُتھی ہوتا رہے۔

### فصل ششم: اخوات اخیانی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

۵۶۔ ہندہ | حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی پہلی  
شادی جو عتیق ابن عابد سے ہوئی۔ ان سے ایک  
دختر سمات ہندہ پیدا ہوئی۔ اور وہ قبل اسلام  
فوت ہوئی۔

۵۷۔ ہالہ ابن ابی ہالہ | حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی  
دوسری شادی جو ابو ہالہ سے ہوئی۔ ان سے  
دو پسران ہالہ و ہند پیدا ہوئے۔ ابو ہالہ کا نام  
نباش بن زرارہ تھا۔ ابو ہالہ کینیت تھی ہالہ نے  
زمانہ اسلام پایا۔ اور مسلمان ہو کر طبقہ صحابہ میں  
شامل ہوئے۔ ان سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں  
۵۸۔ ہند ابن ابی ہالہ | یہ بھی مسلمان ہو کر زمرہ صحابہ

میں شامل ہوئے۔ اور ان سے بھی چند حدیثیں مروی  
ہیں۔ تجارت کے لیے بصرہ گئے تھے۔ وہیں  
انتقال ہوا۔

### فصل ہفتم: حالات نانی و نانا حضرت فاطمہ

۵۹۔ خولید ابن اسد | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
کے نانا خولید ابن اسد بن غنبد الغرے  
بن قحطی قریش کے معزز قبیلے میں سے تھے

اور تجارت کا پیشہ کرتے تھے۔ بنی تمیم اور بنی کعب کے قبائل میں آپ کی بہت عزت تھی۔ اور بہت بڑے متمول آدمی تھے! اسی وجہ سے قریشیوں میں بہت ہردلعزیز تھے آخر عمر میں بوجہ عیسیٰ کے آپ نے کاروبار ترک کر دیا تھا۔ اور خانہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ آپ کی تجارت یمن میں بھیلی ہوتی تھی۔ اور ملک شام میں بڑی سرگرمی کے ساتھ کاروبار جاری تھا۔

۶۰۔ فاطمہ بنت زائدہ | فاطمہ بنت زائدہ حضرت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نانی تھیں۔ اور انکی مان کا نام ہالہ بنت عبد مناف تھا۔

فصل ہشتم۔ اقربا سے سببی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

۶۱۔ زوج فاطمہ رضی اللہ عنہا | حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ یہ اپنے سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔ ستلہ عام الفیل میں ۱۶۔ رب ستلہ قبل ہجرت جمعہ مطابق یکم اکتوبر ستلہ کو کہ معظمہ کے بیت الحرام میں پیدا ہوئے۔

۶۲۔ نام حضرت علی کرم اللہ وجہہ | حضرت علی جب پیدا

ہوئے۔ تو آپ کے والد ابوطالب کہیں گئے تھے انکی والدہ فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم نے آپکا نام طاب رکھا حضرت ابوطالب جب آئے تو انہوں نے آپکا نام علی رکھا۔

۶۳۔ کنیت حضرت علی رضی اللہ عنہ | حضرت علی کی کنیت ابو الحسن و ابو تراب تھی! ابو تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۶۴۔ پرورش حضرت علی رضی اللہ عنہ | حضرت ابوطالب نہایت

مفلس تھے۔ اسیلئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے والد سے آپ کو لے لیا۔ ہجرت کے زمانہ تک حضرت علی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اولاد کے آپ کی پرورش فرمائی۔ اطفال ذکور میں سب سے اول آپ نے مذہب سلام کو قبول فرمایا۔

۶۵۔ وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ | ۱۹۔ رمضان ستلہ ہیکشتہ

قبل ظہر مطابق ۲۴ جنوری ستلہ کو ابن لجم نے آپ کے جسم مبارک پر نیزہ مارا۔ جس کے صدمے سے اکیسویں تاریخ کی شب کو آپ نے انتقال فرمایا۔ بوقت وفات حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کی عمر ۶۳ سال کی تھی حضرت اُم کلثوم بنت فاطمہ بھی موجود تھیں اور زرارہ روتی تھیں حضرت امین و حضرت امام حسین و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے آپ کو غسل دیا۔ اور شب ہی میں دفن فرمایا۔

۶۶۔ ابو طالب نے حضرت فاطمہؑ | حضرت فاطمہؑ کے خسر ابو طالب تھے۔ اور آپ کے چار صاحبزادے طالب عقیل جعفر علی تھے۔ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار تھے۔ بوجہ منطقی آپ صاحبزادوں کی پرورش نہیں فرما سکتے تھے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؑ سے فرمایا کہ ابو طالب سے اُنکے عیال کا بوجھ کم کر دیں حضرت عباسؑ نے جعفر کی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کی پرورش فرمائی۔

۶۷۔ وفات ابو طالب | ابو طالب کا انتقال ۴۷ یا ۴۸ شعبان ۳۳ قبل ہجرت مطابق ۹۔ اپریل ۶۱۰ء کو ہوا۔

۶۸۔ طالب | حضرت فاطمہؑ کے چچہ طالب تھے اُنکی ولادت تقریباً ۱۶۔ رجب ۳۳ قبل ہجرت میں ہوئی۔ یہ اپنے بھائیوں میں سب سے

بڑے تھے حضرت علیؑ سے اُنکی عمر ۳۰ سال زائد تھی۔ طالب کو بدر کی لڑائی میں جانے کے لئے کہا گیا۔ وہ روپوش ہو گئے پھر اُنکی خبر نہیں ملی۔ کہا جاتا ہے کہ بحرا میں غرق ہو گئے۔

۶۹۔ عقیل | حضرت فاطمہؑ کے دوسرے چچہ عقیل تھے۔ اُنکی کنیت ابو زید تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو بہت چاہتے تھے۔ یہ حضرت علیؑ کے زمانہ خلافت میں الگ ہو گئے اور حضرت امیر معاویہ کے پاس چلے گئے جنگ صفین میں امیر معاویہ کے ساتھ تھے لیکن لڑائی میں کسی کی جانب کوئی تعلق نہیں رکھا۔ اُنکے دو لڑکے محمد و سلم تھے حضرت مسلم بن عقیل کو فہم شہید ہوئے۔ اور محمد بن علیؑ کی نسل اب تک باقی ہے۔

۷۰۔ جعفر طیار۔ | حضرت فاطمہؑ کے تیسرے چچہ جعفر طیار تھے اُنکی کنیت ابو عبداللہ و ابو المساکین تھی۔ یہ مسکینوں پر بہت رحم کرتے تھے۔ اس لیے ابو المساکین کہے جانے لگے۔ انھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ مگر پھر لوٹ آئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح خیبر کے دن

ملاقات ہوئی۔ اور آپ بہت خوش ہوئے اور انکو ذوالہجرتین بسبب ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ کہتے تھے۔

۱۷ - حضرت جعفر طیار کا امیر لشکر مقرر ہونا | حضرت جعفر طیار

ارض شام کے جنگ موتے میں امیر لشکر مقرر ہوئے تھے۔ اور اسی جنگ میں آپ شہید ہوئے۔ حضرت جعفر - زید ابن حارث عبد اللہ ابن رواحہ یہ تینوں بزرگ کے بعد دیگرے امیر لشکر عجم بردار جنگ موتے کے ہوئے اور شہید ہوئے۔ یہ تینوں بزرگ ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔

۱۸ - اولاد حضرت جعفر طیار | حضرت جعفر طیار کے نہ

لڑکے تھے عبد اللہ - عوف - محمد اکبر - محمد اصغر - حمید - حسین - عبد اللہ اکبر - عبد اللہ اصغر - ان سب لڑکوں کی ماں اسمائیت عیسیٰ الخثعمیہ تھیں۔

۱۹ - فاطمہ بنت اسد | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

کی ساس فاطمہ بنت اسد تھیں۔ جب آپ کا انتقال ہوا۔ تو جناب رسول خدا صلعم نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپکی وفات سلمہ میں

ہوئی حضرت فاطمہ بنت رسول صلعم کی شادی کے دو برس بعد شرب مدینہ النبی میں اپنے انتقال فرمایا۔ ساس بہو کے تعلقات مثل دیگر مہاجرات کے رہے۔

۲۰ - وفات فاطمہ بنت اسد | حضرت فاطمہ بنت اسد

خوش امن حضرت فاطمہ بنت رسول صلعم کا جب انتقال ہوا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنی قمیص انکو پہنائی اور نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دعائے خیر مانگی قبر میں رکھنے کے قبل آپ خود قبر میں لیٹ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد نکل کر حضرت فاطمہ بنت اسد کو دفن فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ فیصل آپکا بالکل نیا ہے۔ آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا آپ نے جواب میں فرمایا کہ قمیص اسلیے پہنائی کہ اللہ رحمت کرے اور قبر میں اسلیے لیٹا کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ اُس میں وسعت دے آپ نے فرمایا کہ یہ میری دوسری ماں ہیں ابو طاب کے بعد یہ میرے ساتھ بہت محبت فرماتی تھیں اور بہت خلق سے پیش آتی تھیں حضرت جبریل نے خبر دی ہے کہ یہ عورت اہل جنت سے ہے



اور شہزاد فرشتوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔  
**باب سوم - ذاتی حالات -**

۷۵۔ ولادت حضرت فاطمہؑ | سیدۃ النساء اہل البیت  
 حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت  
 تقریباً ۳ عام الفیل میں پانچ سال قبل نبوت  
 ۳۔ رمضان ۱۰ قبل ہجرت چار شبہ بوقت  
 صبح صادق مطابق ۲۵۔ اگست ۶۱۰ء بمبیلہ  
 ۴۔ ۳۲۔ محمدی بمقام مکہ معظمہ واقع ہوئی۔ آپ کی پیدائش  
 کے وقت حضرت خدیجہ الکبریٰؓ نے ۵ کی عمر اہ سال  
 تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۳ سال کی تھی۔

۷۶۔ در تسمیہ حضرت فاطمہؑ | انامیت فاطمہ لدن اللہ  
 قطبہا و ذریعہا عن النار آخرہ احوالہا فی فیضہ  
 کے معنی ہیں۔ چھوڑا نایا علحدہ کرنا یعنی حضرت فاطمہؑ  
 نام اس لئے فاطمہ رکھا گیا۔ کہ اللہ نے انکو اور انکی  
 ذریت کو آگ سے علیحدہ کر دیا۔

۷۷۔ کینت فاطمہؑ و لقب | حضرت فاطمہ کی کنیت  
 امّ الحسنین تھی۔ اور انقب آپ کے سیدۃ النساء اہل البیت  
 مبارکہ۔ طاہرہ۔ ذاکیہ۔ راضیہ۔ بتول و زہراء  
 ہیں، بوجہ کرم اور صفائی کے زہراء لقب ہوا،

۷۸۔ ہجرت فاطمہؑ از مکہ | سلمہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت  
 فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے! اور چند دنوں  
 کے بعد دو اونٹ اور پانچ سو درہم دیکر زید ابن  
 حارثہ و ابو رافع کو جو انکے آزاد کردہ غلام تھے۔  
 مکہ معظمہ روانہ کیا۔ کہ ام کلثوم و فاطمہ رضی اللہ عنہما  
 و سودہ بنت زمعہ ام المومنین کو جا کر لے آؤ چنانچہ  
 دونوں صاحب مکہ معظمہ آئے۔ اور سب کو لیکر  
 مدینہ منورہ گئے! انہی لوگوں کے ہمراہ حضرت  
 عبداللہ ابن ابی بکر اور انکی والدہ ام رومان حضرت  
 عائشہ صدیقہ بھی مدینہ منورہ گئیں طلحہ ابن عبید اللہ  
 اور اسما ذات النطاقین بھی ہمراہ ہو گئے۔

۷۹۔ شادی حضرت فاطمہؑ | جناب سیدۃ النساء حضرت  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی ۱۵۔ رمضان ۱۰  
 مطابق ۱۴۔ مارچ ۶۱۰ء کو ہوئی۔ آپ کی عمر  
 ۱۸ سال ۵ ماہ ۱۴ روز کی از روئے حساب شمسی  
 تھی۔ اور اسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر  
 ۲۳ سال ۵ ماہ ۱۳ دن کی تھی۔

۸۰۔ حالات عقد حضرت فاطمہؑ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یکے بعد دیگرے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت فاطمہؑ کے ساتھ عقد کرنے کی درخواست کی۔ آپ خاموش ہو رہے۔ آخر میں حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے درخواست فرمائی۔ جناب سول مقبول صلعم نے حضرت علیؑ سے کہا۔ تمہارے پاس کچھ نہیں ہے سولے ذرع کے الغرض وہ ذرع حضرت علیؑ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ ۴۸۰ درہم کو فروخت کر دی۔ پھر وہ ذرع حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؑ کو ہدیہ دے دی۔ کل درہم حضرت علیؑ نے جناب پیغمبر صلعم کے ہاتھ میں دے دیئے حضور۔ اُس میں سے ایک منگھی لیکر حضرت بلالؓ دے دیئے۔ کہ حضرت فاطمہؑ کے لیے خوشبو لاؤ۔ باز حضرت ام سلمہؓ کو دے دیئے۔ کہ سامانِ نیر اور دیگر ضروری چیزیں حضرت فاطمہؑ کے، تیار کرو۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انسؓ کو حکم دیا۔ کہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عثمانؓ حضرت عمرؓ انصار اور مہاجرین کو بلا لاؤ۔ سب لوگ تشریف لائے اور سب کے سامنے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ

نکلے ہوا۔ اور چار سو دینار مہر کے مقرر ہوئے اور ایک طباق کھجور کا لٹایا گیا حضرت صلعم نے دُعا دی۔

بِجَمْعِ اللَّهِ تَمْلِكُمَا وَأَعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكْ عَلَيْكُمَا وَآخِرُ جَبَرٍ مِنْكُمَا أَوْلَادُ الْكَثِيرِ الْهَيْبَانِ  
خدا تمہارے پریشان کاموں کو جمع کرے اور تمہیں باعزت روزی دے۔ اور تیرے برکت نازل کرے۔ اور تمہیں پاک اولاد بہت عطا کرے۔

شب زفاف کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور اُس میں گلی کی پھر دی پانی لیکر حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کے سینہ و پشت پر چھڑکا۔ اور دُعا فرمائی۔ کہ اے اللہ برکت دے ان دونوں پر اور ان دونوں کی نسل میں بھی برکت دے اور انکی اولاد کو شر شیطان سے محفوظ رکھ۔

۸۱ - ہمیں حضرت فاطمہؑ ایک پلنگ ایک لحاف بچھونا کتان کا۔ دو مینی چادرین۔ ایک شکمہ۔ نقری بازو بند۔ ایک مشک۔ ایک چکی۔ دو مٹی کے گھڑے آپ کو ہمیں دے دیئے گئے۔

۸۲ - ضیافت ولیمہ | بعد عقد کے جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عروس کے لیے ولیمہ ضروری ہے پھر اپنے ایک دنبہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ یہ سادہ نکلج اور بیاہ تھا۔ نہ حضرت علیؑ دو لہا بنا کر سنوائے گئے اور نہ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ نہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فینس اور شوزف میں بیٹھیں۔ نہ برات کا تماشا دکھایا گیا۔ نہ آتش بازی چھوڑی گئی نہ نالوج ہوا اور نہ گانا بجانا۔

۸۳ - تیمارداری غزوہ احد | غزوہ احد میں پیغمبر صلعم زخمی ہو گئے اور دندان مبارک شہید ہوئے۔ تو حضرت علیؑ رہ پانی لا کر دھوتے تھے خون کی روانی بند نہ ہوتی تھی۔ مدینہ منورہ میں حضرت فاطمہؑ کو خبر ہوئی۔ آپ وہاں سے دوڑی ہوئی آئیں۔ اور محمد رسول اللہ صلعم سے فرط محبت کی وجہ سے پٹ کر رونے لگیں۔ اپنے ٹاٹ کہنے جلا کر رسول اللہ صلعم کے زخموں میں بھرا۔ تو خون بند ہوا۔ امیر عمرہ رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت سکرانگی بہن صفیہ بھی بمقام احد تشریف لائیں۔

اور نماز جنازہ پڑھی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہا۔ ہلکذا اِنِّیْ تَارِیْخُ اِنِّیْ اَشِیْر۔ احد مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے غزوہ احد، شوال ۳؎ ۶۳۵ھ مطابق ۲۴ مارچ ۶۲۵ء کو واقع ہوا۔

۸۴ - عسرت حضرت فاطمہؑ | ایک مرتبہ کچھ قیدی آئے ہوئے تھے۔ تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تم خانگی کام کاج کرتے کرتے پریشان ہو گئی ہو۔ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادم مانگو۔ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا کہ بیشک چلی پستے پستے میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ حضرت فاطمہؑ حضرت ختم المرسلین کی خدمت میں گئیں حضرت نے فرمایا۔ کس غرض سے آئی ہو حضرت فاطمہؑ نے شرم سے خادم کی نسبت کچھ نہ ارشاد فرمایا۔ اور صرف یہ کہا کہ سلام کو آئی ہوں۔ اور یہ کہہ کر واپس چلی گئیں۔ دوبارہ حضرت علیؑ کو میکہ تشریف لائیں۔ اور ضرورت خادم کی ظاہر فرمائی جناب رسول خدا صلعم نے جواب دیا۔ کہ قسم خدا کی میں تمکو نہ دوں گا بلکہ صحابہ صفہ کو



دنگا جو بھوک سے پریشان ہو رہے ہیں لہذا  
میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ کہ میں انہیں صرف  
کروں۔ لہذا میں ان سب کو فروخت کر کے انہیں  
صرف کرونگا۔ یہ سنا کر حضرت فاطمہؑ اور حضرت علیؑ  
اپنے مکان واپس تشریف لے آئے۔ واپس  
تشریف لا کر حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ غرض  
انتراحت لیٹے۔ اور ایک چادر اوڑھ لی۔ جو  
اس قدر چھوٹی تھی۔ کہ اگر سر ڈھانکتے تھے۔ تو  
پیر کھل جاتے۔ تھے۔ اور اگر پیر ڈھانکتے تھے۔ تو  
سر کھل جاتا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تشریف لے آئے ان دونوں نے فوراً  
اٹھنے کا قصد کیا۔ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ تم دونوں اپنی اپنی جگہ رہو۔ اور پھر فرمایا کہ میں  
تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو تمہارے سونہل سے  
بہتر ہو۔ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ نے کہا کہ  
ضرور فرمائیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کچھ کلمات  
ہیں۔ کہ حضرت جبریلؑ نے فرمائے ہیں۔ کہ ہر نانہ  
کے بعد سبحان اللہ دس مرتبہ اور اللہ اکبر دس مرتبہ  
اور جب سونے کے قصد سے بستر پر آؤ۔ تو ۳۳

مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ  
اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں  
کہ اُس تاریخ سے میں نے ان کلمات عظیمہ کو  
کبھی ترک نہیں کیا۔ حتیٰ کہ جنگ صفین میں بھی  
ترک نہیں کیا۔

۸۵۔ بستر حضرت فاطمہؑ | حضرت علیؑ فرماتے ہیں  
کہ جب حضرت فاطمہؑ سے بیاہ ہوا۔ تو ہمارے  
پاس صرف ایک بچھونا تھا۔ کہ رات کو اوڑھ لیتے  
اور دن کو بچھالیتے تھے۔

۸۶۔ محبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | فطرتاً ہر باپ کو اپنی اولاد  
سے محبت ہوتی ہے مگر چونکہ پیغمبر صاحب کے  
آخری زمانہ میں صرف حضرت فاطمہؑ ہی اولاد  
ذکور و اناث میں سے باقی رہ گئی تھیں اس لیے  
ایک خاص محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت  
فاطمہؑ سے تھی۔

۸۷۔ فضیلت حضرت فاطمہؑ | حضرت عباس سے  
روایت ہے۔ کہ عورتوں میں سب سے زیادہ  
افضل چار عورتیں ہیں۔ حضرت آسیہ حضرت  
مریم۔ حضرت خدیجہ۔ حضرت فاطمہ۔ اسی طرح

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلعم نے فرمایا کہ فاطمہ بضعتہ بنتی فمن اذا ہا فقد اذانی یعنی فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جسے اسکو تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی۔

۸۸۔ حضرت فاطمہؓ کا اُم سلمہؓ نے روایت اہل بیت میں سے ہونا فرمائی ہے کہ جب

آیت انزلہ لیرید اللہ لیزہب عنکم الرجس اہل البیت نازل ہوئی تو جناب رسول صلعم نے حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ کو بلایا۔ اور ایک کبیل اڑھا کر کہا کہ اے اللہ لوگ بھی میرے اہل بیت ہیں۔ ۸۹۔ سرداری اثاث جنت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلعم کی بیماری میں تشریف لائیں تو جناب پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ مرجایا انبتی۔ اور انکو اپنی داہنی طرف بٹھلایا۔ اور کوئی بات چپکے سے حضرت فاطمہؓ کے کان میں کہی۔ وہ بہت زوئیں۔ پھر کوئی دوسری بات

آہستہ سے فرمائی جسکو سنکر وہ ہنسنے لگیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے اس عجیب واقعہ کو حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا۔ تو انھوں نے جواب دیا۔ کہ میں رسول اللہ صلعم کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی۔ پھر بعد وفات حضرت رسول اللہ صلعم کے میں نے اسی بات کو حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا۔ تو انھوں نے کہا کہ اول بات جو رسول اللہ صلعم نے فرمائی۔ وہ یہ تھی کہ آپ نے فرمایا کہ ہر سال حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ قرآن شریف سنانے آتے تھے اور اس سال دو مرتبہ سنانے کے لیے آئے اس سے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے یہ سنکر میں رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم اہل بیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ اور یہ کہا کہ کیا تو رضی نہیں ہے کہ تو دنیا کی تمام عورتوں کی جنت میں سرور ہو یہ سنکر میں خوش ہو گئی۔

۹۰۔ ابو جہل کی شرارت اور ایک مرتبہ ابو جہل کے جناب سیدہ کی ناپاکان خدمت اشارہ سے عتبہ

بن ابی معیط نے کسی جانور کا اوجھ لیکر جناب پیغمبر صلعم کی گردن مبارک پر اُس حالت میں ڈال دیا کہ جب آپ خانہ کعبہ میں سر بسجود تھے۔ اس حرکت ناشائستہ کرنے کے بعد کفار آپس میں قہقہہ کرنے لگے۔ حضور بحالت استغراق سجدہ ہی میں پڑے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہؑ کو خبر ہوئی۔ آپ نے تشریف لا کر جناب نبی آخر الزمان صلعم کے جسم اقدس پر سے اُس پلیدیگی کو دوڑ فرمایا۔

۹۱۔ تَلَقُّنَ اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلٰهِ جَعَلَنَ جب رسول اللہ صلعم

کے انتقال کا وقت قریب ہوا۔ تو آپ نے حضرت فاطمہؑ کا ہاتھ لیکر اپنے سینہ مبارک پر رکھا اور امام حسینؑ کو پیار کیا۔ اور حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ میرے مرنے پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا۔ ۹۲۔ اِذَا فَاطِمَةُ اِذَا رَسُوْلٌ ہے ترمذی نے

مستور ابن محرقہ سے روایت کی ہے کہ بنی شام ابن فہرہ نے حضرت صلعم سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی حضرت علیؑ کو بیاہ دیں۔ آپ نے ممبر پر سے تین مرتبہ فرمایا کہ میں ہرگز اجازت

نہیں دیتا۔ اگر حضرت علیؑ ابن ابی طالب کا ارادہ ہو تو وہ میری بیٹی کو طلاق دیں۔ اور اُس کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ میری بیٹی میرا ایک ٹکڑا ہے جو اُسے بُرا لگتا ہے۔ مجھے بھی بُرا معلوم ہوتا ہے۔ جس نے اُس کو ایذا دی اُس نے مجھ کو ایذا دی۔ کنز العمال میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ میں نہ حلال کو حرام کہتا ہوں۔ اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن قسم اللہ کی بنت عدو اللہ و بنت محمد رسول اللہ اکٹھا نہیں ہو سکتیں۔

۹۳۔ خصال حضرت فاطمہؑ حضرت عائشہ سے

روایت ہے کہ حضرت فاطمہؑ کا چال چلن اُنکی خصلت اور عادت اور اُن کا اٹھنا بیٹھنا سب جناب رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ جب حضرت فاطمہؑ آتی تھیں تو رسول اللہ صلعم فرط محبت سے اُٹھ کھڑے ہوتے اور بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔

۹۴۔ اور حضرت فاطمہؑ حضرت محمد صلعم کی وفات

کے بعد سے جب تک آپ زندہ رہیں۔ اکثر رویا

رتی تھیں جب جناب رسول اللہ صلم کمین سفر  
وجانے کا قصد فرماتے۔ تو سب کے آخر میں  
حضرت فاطمہؑ سے مل کر کمین تشریف لے جاتے  
ور جب کمین سے تشریف لاتے۔ تو مسجد میں  
و رکعت نماز پڑھ کر اول حضرت فاطمہؑ کے  
یہاں آتے۔ بعد نماز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
مامہ مسلمین و مسلمات کے لئے دعا فرمایا کرتی تھیں۔  
۹۵۔ حضرت فاطمہؑ کو رسول اللہ صلم کی قیمتی نصیحت ایک  
فعہ آپ نے وعظ فرمایا اور وعظ کے ضمن میں اپنی  
ما جنرا دی فاطمہ الزہراء علیہا السلام کو خطاب  
ر کے فرمایا۔ فاطمہؑ اس بھروسہ پر نہ رہنا۔ کہ میں  
پیغمبر کی نخت جگر ہوں خدا کے یہاں عمل پوچھے  
باوین گے۔ عمل کرو۔ عمل۔ ایک دفعہ اور آپ نے  
فرمایا اے فاطمہؑ اپنی جان کو آتش و دوزخ سے  
بچالو۔ دنیا میں جو چاہو۔ مجھ سے مانگ لو مگر آخرت  
میں میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آؤں گا۔  
۹۶۔ مرویات حضرت فاطمہؑ | حضرت فاطمہؑ سے ۱۸  
صدیقین مروی ہیں۔

۹۷۔ باب میراث | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

روایت ہے کہ بعد وفات جناب رسول اللہ  
صلعم حضرت فاطمہؑ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے  
میراث طلب کی۔ اور فرمایا کہ ہمارا حصہ تقسیم  
کر دیا جاوے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
نے حدیث فرمائی۔ مَا تُورِثُ مَا كُنَّا نَصْدُقُكَ  
وراثت جاسی نہیں ہوتی جس چیز کو ہم نے بطور  
صدقہ چھوڑا یہ سن کر حضرت فاطمہؑ واپس تشریف  
لے گئیں حضرت فاطمہؑ کا سوال خیر و فیک اور  
صدقہ مدینہ کے متعلق تھا۔ حضرت صدیق اکبر  
نے جواب دیا۔ کہ جو کام جس طرح سے رسول اللہ  
صلعم کرتے رہے۔ ہم بھی اسی طرح کریں گے۔  
اُس کے خلاف ذرہ برابر بھی نہ ہوگا۔

۹۸۔ عیادت فاطمہؑ | بیعتی نے روایت کی ہے۔

کہ مرض الموت میں حضرت فاطمہؑ کے پاس حضرت  
ابو بکر صدیقؓ تشریف لے گئے حضرت علیؓ نے  
حضرت فاطمہؑ سے کہا۔ کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ  
آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہؑ  
نے فرمایا۔ میں خوش ہوں آنے کی اجازت دو۔

۹۹۔ انتظام صدقات | حضرت عمر ابن خطاب کے



<p>رہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بعمر ۲۸ سال بحساب قمری و ۲ سال ۲ ماہ ۲۶ یوم بحساب شمسی انتقال فرمایا۔ آپ کی وفات ۳ رمضان سال ۶۳۲ شنبہ مطابق ۲۳ نومبر ۶۳۲ ع کو ہوئی۔ اسمائیت عیس و حضرت علیؑ نے آپ کو غسل دیا۔ اور حنبت البقیع میں دفن فرمایا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو شب کے وقت دفن کیا گیا۔ قبر کے اندر حضرت عباسؑ حضرت علیؑ فضل ابن عباس رضی اللہ عنہم نے اتارا حضرت عباس یا حضرت علی رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس سے واضح ہے کہ تجنیز و تکفین میں بلا وجہ معقول تاخیر جایز نہیں ہے۔</p>	<p>زمانہ میں حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ نے کہا۔ کہ جب مدینہ کا صدقہ ہمارے اوپر صرف کیا جائے تو ہمارے انتظام میں سپرد کر دیا جاوے ہم خود انتظام کر لیں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے قبول فرمایا۔ اور اس کا انتظام اُن دونوں صاحبوں کے سپرد کر دیا۔ اور خیرو فدا کا انتظام حضرت عمرؓ خود کرتے رہے اس میں وہی کام ہوتا رہا۔ جو زمانہ نبوی میں ہوتا تھا۔ ایک دن حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ آئے۔ اور کہا کہ اے امیر المومنین ہم دونوں میں کچھ جھگڑا ہے آپ فیصلہ کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے آپ دونوں صاحبوں کو اس شرط پر انتظام صدقہ مدینہ منورہ کا دیا تھا۔ کہ جیسے ویسا ہوگا۔ جیسا زمانہ نبوی میں ہوتا تھا۔ اب کیا آپ دونوں صاحب یہ چاہتے ہیں کہ تقسیم کر دیا جاوے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ سے انتظام نہیں ہو سکتا۔ تو چھوڑ دیجئے میں خود کر لوں گا۔</p>
<p>باب چہارم۔ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا</p> <p>۱۰۱۔ اولاد فاطمہؑ حسن حسین۔ زینب۔ ام کلثوم۔ رقیہ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہیں دیکھو شجرہ دفعہ نمبر ۷۔</p> <p>۱۰۲۔ ولادت حضرت امام حسنؑ حضرت امام حسن</p> <p>رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ رمضان ۳۷ جمادی الاول مطابق ۲ مارچ ۶۲۵ ع قلعہ راجلین کو ہوئی</p>	<p>۱۰۰۔ وفات حضرت فاطمہؑ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بعد وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ ماہ زندہ</p>

مطابق ۱۱ مارچ ۶۲۹ء کو ہوئی آپ کی عمر بحساب شمسی ۸ روز ۲ ماہ ۲۳ سال کی ہوئی۔  
۱۰۴۔ ولادت حضرت امام حسینؑ حضرت امام حسینؑ کی ولادت ۴ شعبان ۸۸ھ مطابق ۹ جنوری ۶۲۹ء قلندر ارجولین مدینہ منورہ میں ہوئی حضرت امام حسنؑ کی طرح اذان اقامت کی گئی۔ اور حقیقہ کیا گیا۔ اور آپ حضرت امام حسنؑ سے ۱۱ ماہ چھوٹے تھے۔

۱۰۵۔ شہادت حضرت امام حسینؑ حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ نے ۱۰ محرم ۶۱ھ چار شنبہ مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء کو بمقام کربلا شہادت پائی۔ آپ کی عمر بحساب قمری ۶۱ یوم پانچ ماہ ۵۶ سال کی اور بحساب شمسی ایک یوم ۹ ماہ ۴۲ سال کی ہوئی۔ تفاوت شمسی و قمری حسابات کا ۵ یوم ۸ ماہ ایک سال کا ہے۔ بوقت وفات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسینؑ کی عمر بحساب شمسی ۵ ماہ ۶ سال تھی۔

۱۰۶۔ حضرت زینب بنت فاطمہؑ حضرت زینب بنت فاطمہؑ کی شادی عبداللہ بن جعفر طیار سے ہوئی

جب آپ پیدا ہوئے۔ تو حضرت علیؑ نے حرب نام رکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خبر ہوئی۔ تو آپ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو دکھلاؤ۔ کیا نام رکھا ہے نام بتلایا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ نہیں جن نام رکھو۔ اسی طرح حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ کا نام بھی پیغمبر صاحب ہی نے رکھا۔ اور فرمایا کہ میں نے ان لڑکوں کا نام اولاد بارون کے نام پر رکھا ہے۔ شبیر۔ شبیر۔ مشیر۔ آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے دہائے کان میں اذان اور بایں کان میں اقامت کی گئی۔ آپ کا حقیقہ کیا گیا۔ اور سینڈھانج ہوا۔ اور حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ ان کا سر منڈا دو۔ اور بالوں کے ہموں سونایا چاندی صدقہ کرو۔ حقیقہ رسم جاہلیت تھی۔ بہ نظر خیرات پیغمبر صاحب نے یہ عمل اختیار فرمایا۔ ورنہ حقیقہ کی رسم کی تائید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی۔

۱۰۳۔ شہادت حضرت امام حسنؑ حضرت امام حسنؑ رضی اللہ عنہ کی شہادت ۹ صفر ۶۰ھ شنبہ

<p>نہیں ہیں صغریٰ میں وفات پائی۔</p>	<p>اور ان سے عبداللہ وعون پیدا ہوئے مگر کہ کر بلا</p>
<p>۱۰۹۔ من الحسن فرضی نام ہے۔ یمن فاطمہ زہراء</p>	<p>میں حضرت زینب بنت فاطمہ موجود تھیں۔</p>
<p>رضی اللہ عنہا سے ان کی ولادت بعمر طبعی</p>	<p>اور عتاب حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ دمشق</p>
<p>نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک جنین کا اسقاط</p>	<p>تشریف لے گئیں۔ اور وہاں سے یزید بن معاویہ</p>
<p>ہوا۔ مگر اُس کے نام رکھنے کی حاجت نہیں تھی۔</p>	<p>ابن ابی سفیان نے اُن کو واپس کر دیا اس سے</p>
<p><b>نتائج مستخرجہ</b></p>	<p>۱۔ سیرۃ کا پتہ چلتا ہے۔</p>
<p>۱۱۰۔ تعلیم و تربیت اہل سان کا فرض ہے کہ اپنی</p>	<p>۱۰۶۔ ام کلثوم بنت فاطمہؑ حضرت ام کلثومؑ کی شادی</p>
<p>اولاد کی پرورش و تعلیم و تربیت میں کوشش بلیغ</p>	<p>حضرت عمر بن خطابؓ خلیفہ ثانی سے ہوئی۔ اور</p>
<p>کریے۔ جیسا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا</p>	<p>حضرت عمرؓ سے آپ کے ایک پسر پیدا ہوا۔ مگر</p>
<p>اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمائی۔ اور</p>	<p>بچپن ہی میں اُس کا انتقال ہو گیا۔ حضرت</p>
<p>جناب سیدہ نے اپنی اولاد کو پرورش فرمایا۔</p>	<p>ام کلثوم بنت فاطمہؑ کی دوسری شادی حضرت</p>
<p>۱۱۱۔ خانہ داری حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا</p>	<p>عمرؓ کے انتقال کے بعد محمد بن جعفر سے ہوئی محمد</p>
<p>تمام انتظام خانہ داری خود فرماتی رہیں۔ خدام</p>	<p>بن جعفر کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؑ کی</p>
<p>اور اعزہ پر کبھی بار نہیں ڈالا۔</p>	<p>تیسری شادی عون بن جعفر سے ہوئی حضرت</p>
<p>۱۱۲۔ پرورش اُنات پرورش اُنات کبھی بار خاطر</p>	<p>ام کلثومؑ کی وفات قبل شہادت حضرت امام حسینؑ</p>
<p>نہ ہونا چاہیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح</p>	<p>۹۰ھ میں ہوئی۔ دیکھو تاریخ صفیہ ص ۳۵۔</p>
<p>کر دینا محمد رسول اللہ صلعم کو بعمر ۸ سال جب مناجات</p>	<p>حضرت امام حسنؑ نے ان کے سامنے وفات</p>
<p>معلوم ہوا۔ تو مخطوب سے مہر لیکر انتظام جہیز</p>	<p>پائی۔ اُس وقت حضرت امام حسینؑ زندہ تھے۔</p>
<p>کر دیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بعد استطاعت</p>	<p>۱۰۸۔ رقیہ بنت فاطمہؑ تواریخ ولادت و وفات محقق</p>

مہر پیش کی کسی سے قرض نہیں لیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز اسی مہر سے تیار کیا گیا اور نکاح بخوشی و خوشی منعقد ہوا۔ کوئی مقروض نہیں ہوا۔ اور کوئی رسم خلاف عقل عمل میں نہیں آئی۔

۱۱۳- مراعات اولاد | محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر نہایت شفقت پوری کرتے تھے۔ لیکن تقسیم اموال غنیمت میں کبھی ان کے ساتھ رعایت مروت نہیں کرتے تھے۔ خود تمام عمر نہایت فقر سے بسر کی۔ اور حضرت فاطمہؑ امور خانہ داری خود انجام دیتی رہیں۔ اموال غنیمت سے بجز حصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کبھی ان کو زائد رقم نہیں دی گئی۔

۱۱۴- مصاحبت ازواج | زوجین کو پاک رہنا چاہیے ازواج مطہرہ جنت میں بھی ساتھ ہوں گی۔ دیکھو قرآن مجید سورہ بقرہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۲ آیت مسلسل نمبر ۱۱۵۔

ولم فیما ازواج مطہرہ وہم فیما خالدون اور واسطے اُنکے بیچ اُس کے بیویاں ہوں گی پاک کی ہوئیں اور وہ بیچ اُن کے ہمیشہ رہنے والے ہوں گے

سورہ آل عمران نمبر ۲- آیت نمبر ۱۲- آیت مسلسل نمبر ۱۱۳ قُلْ اَوْفُوا بِعَهْدِکُمْ خَیْرَ مِّنْ ذَٰلِکُمْ الَّذِیْنَ اٰتَوْا عَهْدَ رَبِّهِمْ ثُمَّ بَدَّلُوْا خَیْرَیْ مِّنْ تَحْتِہَا اِلَّا نَہَارَ خَالِدِیْنَ فِیْہَا وَازْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنْ اللّٰہِ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَاد۔

کہہ تو کیا خبر دون میں تم کو ساتھ بہتر کے اُنسے۔ واسطے اُن کے جو پرہیزگاری کرتے ہیں۔ نزدیک رب اُن کے کے بہشتیں ہیں۔ جو چلتی ہیں نیچے سے اُن کے نہرین۔ ہمیشہ رہنے والے بیچ اُنکے اور بیبیان ہیں پاک صاف اور رضا مندی ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے۔ سورہ نسا نمبر ۴- آیت نمبر ۱۱۵ آیت مسلسل نمبر ۵۵۳۔

لہم فیما ازواج مطہرہ وہم فیما ظلّٰ ظلیلہ۔ واسطے اُنکے ہیں بیچ اُنکے بیبیان پاک کی ہوئیں اور داخل کریں گے ہم اُن کو گنہگاروں میں۔ ۱۱۵- تجیز و تکفین میت | زوجہ کی تجیز و تکفین زوج پر واجب ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو خود قبر میں رکھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی

واجب ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو خود قبر میں رکھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی



اور اُسکی نشانہوں سے یہ کہ بنائے تمکو تھادی قسم سے جوڑے کہ چین بکھڑانکے پاس اور رکھا تھارے سچ بیار اور ہر سہین بہت پتے ہیں آنکو جو دھیان کرتے ہیں ہولذی خلقکم نفس واحدہ وجل منہا زوجا لیسکن ایسا سورہ نمبر ۷۲ آیت نمبر ۱۸۹ آیت مسلسل نمبر ۱۱۴۲ وہ ہے جس نے پیدا کیا تمکو ایک شخص سے اور پیدا کیا اُس نے اُس سے بی بی اُسکی تاکہ آرام بکیرے وہ ساتھ اُس کے۔

۱۱۷۔ قبول اسلام باعث فسخ نکاح نہیں ہے | حالات اخوات حضرت فاطمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام قبول کرنے سے نکاح کسی فریق کا فسخ نہیں ہوتا جب تک حضرات رقیہ و ام کلثوم کو عتبہ و عقیبہ نے طلاق نہیں دی تب تک اُنکو اپنے خاوندوں سے علیحدہ نہیں کیا۔ ۱۱۸۔ تیمارداری | اناث جن قدر عمدہ طور پر تیمارداری مجروحین اور مرصنا کر سکتی ہیں۔ اُس طرح ذکر نہیں کر سکتے۔ جنگ احد کے وقت حمیسہ یعنی ہیروان صحیفہ ہزانے جو تیمارداری اپنے پدر صلعم کی کی اُسکی انگلی کا گزارداری ثابت ہوتی ہے دیگر اناث کی تیمارداری کا ذکر بھی تاریخی حالات جنگ مذکور میں موجود ہے۔

خود ہی قبر میں رکھا۔ بعد وفات فسخ نکاح کی کوئی مہقول وجہ نہیں ہے کیونکہ ازواج مطہرات کا جنت میں بھی ساتھ ہوگا۔ علمائے حنفی کو اس سے بر بنائے معاشرت احتمالات ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میت کی تجبیز و تکفین میں زوجین کو موقع نہیں دینا چاہیے کہ بر بنائے محبت کے نفش کے ساتھ اظہار محبت کریں اور تجبیز و تکفین میت میں بیجا تاخیر ہو۔ جو ہمہ وجہ مضر صحت احیاء ہے۔

۱۱۹۔ صبر و شکر | زمین کو صبر و شکر کر کے ایک دوسرے کے باعث تسکین ہونا چاہیے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا باوجود افلاس کے نہایت تحمل سے جملہ امور خانہ داری انجام دیتی رہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُن کی حیات میں کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ اور نہایت خوشی اور خرمی سے بسر کرتی رہیں۔ آیات ذیل کی تفصیل کرنا فرض ہے۔

مَنْ آتَا يَهْرًا خَلَقَ لَهُمْ نَفْسًا اَوْ اَجَا لَتَسْكُنُوا اليَها وَجِلْ مِنْكُمْ مَوْدَةٌ وَرَحْمَةٌ اِنْ فِي ذَالِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔ سورہ روم نمبر ۳۲۔ آیت نمبر ۲۱۔ آیت مسلسل نمبر ۳۳۔

# فرست تاریخ و واقعات تذکرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

(تاریخ و فرست ۸ - ربیع الاول ۱۰۰۰ قبل ہجرت لثانیۃ ۸ ربیع الاول ۱۰۰۰ قبل ہجرت)

برخا	تاریخ ہجرت و واقعات	واقعات	دفعہ
۱	۸ ربیع الاول ۱۰۰۰ قبل ہجرت مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۵۶ء - ۵ کسروی = ۲ حمل ۱۰۰۰ قبل محمد	ولادت حضرت خدیجہ الکبریٰ	۱۳
۱	۸ ربیع الاول ۱۰۰۰ قبل ہجرت دوشنبہ مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء - ۲ ثور سال ولادت محمد	ولادت حضرت محمد مصطفیٰ صلعم	۹
۲	۱۵ رمضان ۱۰۰۰ قبل ہجرت	ولادت حضرت سودہ بنت زمعہ	۳۳
۴	۸ ربیع الاول ۱۰۰۰ قبل ہجرت مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۵۶ء	نکاح محمد مصطفیٰ صلعم با خدیجہ الکبریٰ	۲۸
۵	۱۰ قبل ہجرت مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۵۶ء - ۱۰ محرمی	ولادت حضرت قاسم بن محمد مصطفیٰ صلعم	۴۰
۶	۸ ربیع الاول ۱۰۰۰ قبل ہجرت مطابق ۱۰ سال الفیل	ولادت حضرت زینب بنت محمد مصطفیٰ صلعم	۴۲
۷	۱۶ رجب ۱۰۰۰ قبل ہجرت جمعہ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء - ۱۰ سال الفیل	ولادت حضرت علی	۶۱
۸	۲۳ قبل ہجرت مطابق ۱۰ سال محرمی	وفات حضرت قاسم	۴۰
۹	۱۰ قبل ہجرت مطابق ۱۰ سال الفیل	ولادت حضرت رقیہ	۴۷
۱۰	۱۰ قبل ہجرت	ولادت حضرت ام کلثوم	۵۲
۱۱	۸ ربیع الاول ۱۰۰۰ قبل ہجرت پانچ سال قبل بعثت	پیدائش حضرت حفصہ بنت عمر	۳۷
۱۲	۳ رمضان ۱۰۰۰ قبل ہجرت چار شنبہ مطابق ۱۰ سال عام الفیل مطابق ۲۵ اگست ۱۹۵۶ء - ۳۳ محرمی صبح صادق	ولادت حضرت فاطمہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ بنت محمد رسول اللہ صلعم	۷۵

تہذیب	تاریخ ہا و سنین واقعات	واقعات	دفعہ
۱۳	۲۹ رمضان المبارک سنہ قبل ہجرت سنہ شنبہ مطابق ۴۵۔ اگست ۱۱۶۷ء سنبلہ ۳۹۳۹ محمدی	تاریخ آغاز نبوت بعمر ۴۰ سال و ختم زمانہ جاہلیت	۳۱۱
۱۴	سنہ قبل ہجرت مطابق سنہ محمدی = ۱۹ مارچ ۶۳۲ء	ولادت عبداللہ طیب و طاہر	۴۰
۱۵	یکم شوال سنہ قبل ہجرت مطابق ۱۶ جولائی ۱۱۳۳ء	ولادت حضرت عائشہ	۳۵
۱۶	۲۷ یا ۲۸ شعبان سنہ قبل ہجرت مطابق ۲۷ اپریل ۱۱۳۶ء	وفات ابوطالب والد حضرت علی	۶۷
۱۷	یکم رمضان سنہ قبل ہجرت مطابق ۱۲ اپریل ۱۱۳۷ء	وفات حضرت خدیجہ الکبریٰ	۳۱
۱۸	۱۵۔ رمضان سنہ قبل ہجرت مطابق ۲۷ اپریل ۱۱۳۷ء	نکاح حضرت سودہ و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳
۱۹	۵ شوال سنہ قبل ہجرت مطابق ۱۶ مئی ۱۱۳۷ء	نکاح حضرت عائشہ	۳۵
۲۰	سنہ بعد ہجرت	وفات حضرت رقیہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۵۱
۲۱	۱۵ رمضان سنہ بعد ہجرت مطابق ۱۴ مارچ ۱۱۳۷ء	شادی حضرت فاطمہ	۷۹
۲۲	سنہ بعد ہجرت	شادی حضرت ام کلثوم و حضرت عثمان	۵۲
۲۳	سنہ بعد ہجرت دو سال ۶ ماہ	شادی حضرت حفصہ و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷
۲۴	۱۵ رمضان سنہ بعد ہجرت جمیعہ مطابق ۲ مارچ ۱۱۳۷ء	ولادت حضرت امام حسن	۱۰۳
۲۵	۷ شوال سنہ بعد ہجرت شنبہ مطابق ۲۴ مارچ ۱۱۳۷ء	غزوہ احد	۸۳
۲۶	سنہ بعد ہجرت	وفات فاطمہ بنت اسد خوش دین حضرت فاطمہ	۷۴
۲۷	۴ شعبان سنہ بعد ہجرت مطابق ۹ جنوری ۱۱۳۷ء	ولادت حضرت حسین	۱۰۴
۲۸	سنہ بعد ہجرت	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص کا ایمان لانا	۴۴
۲۹	سنہ بعد ہجرت	وفات جعفر طیار برادر حضرت علی	۷۱

تعداد	واقعات	تاریخ ماہ و سنین واقعات	تعداد
۴۶	وفات حضرت زینب بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۰ شہ	۳۰
۵۴	ولادت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیف	۳۱ یکم ذی الحجہ ۳۰ ۳۰ جمیعہ مطابق ۲۳ مارچ ۶۳۰ء	۳۱
۵۳	وفات حضرت ام کلثوم بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲ ماہ شعبان ۳۰	۳۲
۵۴	وفات ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳ ۴ شوال ۳۰ ۳۰ مطابق ۴ نومبر ۶۳۲ء	۳۳
۶	حجۃ الوداع	۳۴ ۹ ذی الحجہ ۳۰ ۳۰ جمیعہ مطابق ۴ مارچ ۶۳۲ء ۱۵ حمل ۳۰ ۳۰ محمدی	۳۴
۱۲	وفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵ ۱۲ ربیع الاول ۳۰ ۳۰ دوشنبہ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء	۳۵
		۳۰ جوزا ۳۰ ۳۰ محمدی	
۱۰۰	وفات حضرت فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۶ ۳ رمضان ۳۰ ۳۰ مطابق ۴ نومبر ۶۳۲ء شب دوشنبہ	۳۶
۶۵	وفات حضرت علیؑ	۳۷ ۴ رمضان ۳۰ ۳۰ شنبہ مطابق ۲۵ جنوری ۶۴۱ء	۳۷
۳۸	وفات حضرت حفصہؓ	۳۸ شعبان ۳۰	۳۸
۱۰۳	وفات حضرت امام حسنؑ	۳۹ ۴ صفر ۳۰ ۳۰ شنبہ مطابق ۴ مارچ ۶۴۹ء	۳۹
۳۴	وفات حضرت سودہؓ	۴۰ ۱۵ شوال ۳۰ ۳۰ جمیعہ مطابق ۲۴ ستمبر ۶۴۳ء	۴۰
۳۶	وفات حضرت عائشہؓ	۴۱ ۱۷ رمضان ۳۰ ۳۰ شنبہ چار شنبہ مطابق ۱۳ جون ۶۴۸ء	۴۱
۱۰۷	وفات حضرت ام کلثوم بنت حضرت علیؑ	۴۲ ۹ شہ	۴۲
۱۰۵	شہادت حضرت امام حسینؑ	۴۳ ۱۰ محرم ۳۰ ۳۰ چار شنبہ مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء	۴۳

ردیف	مضمون	دفعه	صفحات	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ابراهیم بن محمد رسول الله صلعم	۵۴		
۱	ابوالعاص - ایمان	۴۴		
۱	ابوجعل - شرارت	۹۰		
۱	ابوطالب - پیغام	۲۴		
۱	ابوطالب - مشوره	۴۳		
۱	ابوطالب - وفات	۶۷		
۱	اخلاق - خدیجه	۳۰		
۱	اخوان حقیقی - فاطمه	۳۹		
۱	ازواج - مصاحبت	۱۱۴		
۱	اعزاز - فاطمه	۹۴		
۱	امامه - نکاح	۴۵		
۱	ام کلثوم بنت فاطمه	۱۰۷		
۱	ام کلثوم - وفات	۵۳		
۱	ام کلثوم - ولادت	۵۴		
۱	اموال - تحویل	۴۱		
۱	اموال - خرید و فروخت	۴۰		
۱	انتظام - صدقات	۹۹		



ردیف	مضمون	صفحہ	صفحات	کیفیت
۱	اولاد فاطمہ	۱۰۱		
پ	پرورش - اناث	۱۱۲		
ت	تجارت - خدیجہ	۱۶		
ت	تجیزیت	۱۱۵		
ت	تحویل - اموال	۲۱		
ت	تعلیم و تربیت	۱۱۰		
ت	تلقین - محمد	۹۱		
ت	تیمارداری	۱۱۷		
ج	جعفر طیار - امیر شکر	۷۱		
ج	جعفر طیار - اولاد	۷۲		
ج	جعفر طیار	۷۰		
ج	جہیز - فاطمہ	۸۱		
ح	حجۃ الوداع	۶		
ح	حسن - شہادت	۱۰۳		

ردیف	مضمون	دفعه	صفحات	کیفیت
ح	حسن - ولادت	۱۰۴		
ح	حسین - شهادت	۱۰۵		
ح	حسین - ولادت	۱۰۴		
ح	حفصه - وفات	۳۸		
ح	حفصه - ولادت	۳۷		
خ	خانه داری	۱۱۱		
خ	خدیجه - اخلاق	۳۰		
خ	خدیجه - پیغام شادی	۲۲		
خ	خدیجه - تجارت	۱۶		
خ	خدیجه - خصائل	۲۹		
خ	خدیجه - مهر	۲۷		
خ	خدیجه - نسب	۱۳		
خ	خدیجه - نکاح	۱۵		
خ	خدیجه - وفات	۳۱		
خ	خدیجه - ولادت	۱۳		
خ	خرید و فروخت - اموال	۴		
خ	خسر - فاطمه	۶۶		

ردیف	مضمون	صفحہ	صفحات	کیفیت
خ	خسوف - صلوٰۃ	۵۵		
خ	خصائل - فاطمہؑ	۹۳		
خ	خولید ابن اسد	۵۹		
ز	زائچہ - فاطمہؑ	۳۲		
ز	زقیہ - اولاد	۵۰		
ز	زقیہ بنت فاطمہ	۱۰۸		
ز	زقیہ نکاح ثانی	۴۹		
ز	زقیہ وفات	۵۱		
ز	زقیہ ولادت	۴۷		
ز	زمانہ جاہلیت	۳		
ز	زوج فاطمہؑ	۶۱		
ز	زینب بنت فاطمہؑ	۱۰۶		
ز	زینب بنت محمد - شوہر	۴۳		
ز	زینب بنت محمد - وفات	۴۶		
ز	زینب بنت محمد - ولادت	۴۲		

ردیف	مضمون	صفحہ	صفحات	کیفیت
س	سفر شام	۱۹		
س	سودہ - وفات	۳۴		
س	سودہ - ولادت	۳۳		
ش	شجرہ	۷		
ش	شکر و صبر	۱۱۵		
ش	شمسی حسابات	۴		
ش	شمسی دقمری شہور	۵		
ص	صبر و شکر	۱۱۵		
ص	صلوۃ - کسوف و خسوف	۵۵		
ض	ضیافت - ولیمہ	۸۴		
ط	طالب ابن ابی طالب	۶۸		
ع	عائشہ - وفات	۳۶		
ع	عائشہ - ولادت	۳۵		

ردیف	مضمون	صفحہ	صفحات	کیفیت
ع	عقبہ - وفات	۴۸		
ع	عسرت - فاطمہ	۸۴		
ع	عقیل	۶۹		
ع	علیؑ - پرورش	۶۴		
ع	علیؑ - نیت	۶۳		
ع	علیؑ - نام	۶۲		
ع	علیؑ - وفات	۶۵		
ع	علیؑ - ولادت	۶۱		
ع	عیادت - فاطمہ	۹۸		
و	فاطمہؑ - اعزاز	۹۴		
و	فاطمہؑ - اولاد	۱۰۱		
و	فاطمہؑ - اہل بیت	۸۸		
و	فاطمہؑ - ایذا	۹۲		
و	فاطمہؑ - برادران حقیقی	۴۰		
و	فاطمہؑ - بستر	۸۵		
و	فاطمہؑ بنت اسد - وفات	۴۴		
و	فاطمہؑ بنت اسد - حالات	۴۳		



ردیف	مضمون	دفعه	صفحات	کیفیت
۱	فاطمه بنت زائده	۴۰		
۲	فاطمه بنت تیمارداری	۸۳		
۳	فاطمه بنت حمیر	۸۱		
۴	فاطمه بنت حقیقی اخوات	۳۹		
۵	فاطمه بنت حقیقی بهنین	۴۱		
۶	فاطمه بنت خسر	۴۶		
۷	فاطمه بنت خصائل	۹۳		
۸	فاطمه بنت رابه	۳۳		
۹	فاطمه بنت زوج	۶۱		
۱۰	فاطمه بنت سرداری اناث جنت	۸۹		
۱۱	فاطمه بنت شادی	۷۹		
۱۲	فاطمه بنت عسرت	۸۴		
۱۳	فاطمه بنت عقه	۸۰		
۱۴	فاطمه بنت عبادت	۹۸		
۱۵	فاطمه بنت فضیلت	۸۷		
۱۶	فاطمه بنت کُنیت	۷۷		
۱۷	فاطمه بنت مرویات	۹۶		
۱۸	فاطمه بنت مطالبه میراث	۹۷		

رویت	مضمون	صفحہ	صفحات	کیفیت
ف	فاطمہؑ - نمایان خدمت -	۹۰		
ن	فاطمہؑ - والد	۸		
ن	فاطمہؑ - وجہ تسمیہ	۷۶		
ن	فاطمہؑ - وفات	۱۰۰		
ن	فاطمہؑ - ولادت	۷۵		
ن	فاطمہؑ - ہجرت	۷۸		
ن	قاسم	۳۹ و ۴۰		
ن	قبول اسلام اور عدم فسخ نکاح	۱۱۶		
ن	قری حسابات	۴		
ن	قری و شمسی شہور	۵		
ن	کتب ماخوذ عنہا	۱		
ن	کسوف و خسوف صلوٰۃ	۵۵		
ن	کنیت - علیؑ	۶۳		
ن	کنیت - فاطمہؑ	۷۷		
ن	لقب	۲		

ردیف	مضمون	دفعه	صفحات	کیفیت
م	محسن	۱۰۹		
م	محمد تاریخ نکاح	۲۸		
م	محمد تلقین	۹۱		
م	محمد تیاری شادی	۲۵		
م	محمد خطبه نکاح	۲۶		
م	محمد سبب ملازمت	۱۷		
م	محمد شادی	۱۰		
م	محمد قیمتی نصیحت	۹۵		
م	محمد محبت	۸۶		
م	محمد ملازمت	۱۸		
م	محمد نبوت	۱۱		
م	محمد وفات	۱۳۰		
م	محمد ولادت	۹		
م	مراعات اولاد	۱۱۳		
م	مرویات فاطمه	۹۶		
م	مصاحبت ازواج	۱۱۴		
م	مناقب ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲			
م	مر خدیجه	۴۷		

ردیف	مضمون	دفعہ	صفحات	کیفیت
م	ہیئت تجبیز و تکفین	۱۱۵		
ن	نام علیؑ	۶۲		
ن	نبوت محمدؐ	۱۱		
ن	نسب خدیجہؑ	۱۲		
ن	نکاح امامہ	۴۵		
ن	نکاح ثانی رقیہ	۴۹		
ن	نکاح خدیجہؑ	۱۵		
ہ	ہالہ بن ابی ہالہ	۵۷		
ہ	ہجرت فاطمہؑ	۷۸		
ہ	ہند بن ابی ہالہ	۵۸		
و	ہندہ	۵۶		